اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

یوم چہارشنبہ

| جلد ۲۸ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۱۵ مئی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱۰ |
|---|---|---|---|---|


# جہاد بالسیف کس وقت فرض اور کس وقت حرام ہے

وہ لوگ جو غیر مسلموں کے ساتھ ان کے مسلمان نہ کہلانے کی وجہ سے جنگ و جدال کرتے۔ ان کو لوٹنے گھسوٹنے اور ان کی عورتوں کو اپنی لونڈیاں بنا لینے کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ وہ عملی لحاظ سے تو ایسے جہاد کو حرام سمجھتے ہیں اور کبھی اس کی طرف رُخ کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ لیکن جب یہ کہا جائے۔ کہ اسلام نے جس جنگ کو جہاد قرار دیا ہے۔ اس کے لئے بعض شرائط رکھی ہیں۔ اور جب تک وہ شرائط نہ پائی جائیں۔ وہ جہاد جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ تو شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ اسلام کے ایک نہایت ضروری اور اہم حکم کو حرام قرار دے دیا۔ شریعت کی ہتک کر دی گئی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام سے بغاوت اختیار کر لی گئی ہے۔ حالانکہ بات بالکل صاف ہے۔ کہ اگر جنگ کی صورت میں جہاد بغیر شرائط جائز ہے۔ تو خود کیوں اس پر عمل نہیں کرتے۔ اور اگر جائز نہیں۔ تو پھر کیوں یہ نہ کہا جائے۔ کہ مناسب شرائط کے بغیر اس رنگ کا جہاد حرام ہے۔

پچھلے دنوں احرار کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب نے ہائی کورٹ میں جب یہ بیان دیا۔ کہ "عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا فریضہ سمجھتا ہوں"۔ تو گویا انہوں نے تسلیم کر لیا۔ کہ بحالات موجودہ غیر مسلم حکومت کے مقابلہ میں تشدد سے کام لینا قطعاً جائز نہیں۔ اور جہاد کا یہ مفہوم کہ غیر مسلموں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے جنگ کی جائے قطعاً درست نہیں۔ اس طرح جہاد کے متعلق انہوں نے اسی عقیدہ کا اظہار کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش فرما چکے ہیں۔ اور جس کے خلاف احرار مع اپنے امیر شریعت بڑا شور و شر مچاتے رہے ہیں۔

اس بات کا ذکر ہم نے "الفضل" میں کیا۔ تو احراری اخبار "زمزم" نے لکھا۔ کہ یہ تو ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ اس وقت اس جہاد کا موقعہ نہیں جس کا تعلق جنگ سے ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس رنگ کا جہاد کبھی حرام بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہم سے پوچھا۔ کہ اگر مرزا صاحب نے یہی فرمایا تھا۔ کہ جہاد بالسیف چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ تو اس مشروط چیز کو کس لغت اور زبان میں حرام قرار دیا جا سکتا ہے"۔

اگرچہ اس مسئلہ پر "الفضل" کے ایک مضمون کے علاوہ خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی اپنے ایک خطبہ میں ضمناً نہایت لطیف پیرایہ میں روشنی ڈال چکے۔ اور مثالوں سے ثابت فرما چکے ہیں۔ کہ بعض صورتوں میں ایک چیز جائز ہوتی ہے بعض صورتوں میں فرض۔ اور بعض صورتوں میں حرام۔ لیکن "زمزم" نے ان مثالوں کو نظر انداز کر کے پھر وہی سوال کیا ہے۔ جس کا اسے جواب دیا جا چکا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"سوال تو یہ ہے۔ کہ جہاد بالسیف کے لئے کبھی کوئی موقعہ آ سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر آ سکتا ہے۔ اور شرائط کے ساتھ مسلمانوں پر ضروری ہے۔ کہ وہ جہاد کریں تو پھر اسے حرام اور منسوخ قرار دینے کے کیا معنی؟"

پھر لکھا ہے "سوال یہ ہے کہ وقت آنے پر جو چیز جائز ہو۔ اُسے مرزا صاحب نے حرام اور منسوخ کیوں قرار دیا۔ زکوٰۃ کی مثال کو "الفضل" نے چھوا تک نہیں"۔

اس کے متعلق پہلے ہم معاصر موصوف کی توجہ ان مثالوں کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں بیان فرمائیں۔ اور پھر زکوٰۃ کی مثال کے متعلق کچھ عرض کریں گے۔ حضور نے فرمایا:-

"نماز حرام ہے جب سورج نکل رہا ہو۔ نماز حرام ہے جب سورج سر پر ہو۔ نماز حرام ہے جب سورج ڈوب رہا ہو۔ مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ نماز بالکل حرام ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کا پڑھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح روزہ حرام ہے عید کے دن۔ مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ روزہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ اور کیا دوسرے وقتوں میں اگر کوئی روزہ رکھے۔ تو اسے کہا جا سکتا ہے کہ جب عید کے دن روزہ حرام تھا۔ تو بعد میں تم نے کیوں رکھا۔ ہماری شریعت میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات بعض باتیں ناجائز ہوتی ہیں۔ مگر وہی باتیں دوسرے وقت میں جائز بلکہ بعض دفعہ فرض ہو جاتی ہیں"۔

ان مثالوں سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ شریعت کا ایک حکم جو ایک وقت فرض ہوتا ہے۔ دوسرے وقت میں حالات کی تبدیلی کی وجہ سے اس پر عمل کرنا حرام قرار پا سکتا ہے۔ یہی صورت جہاد بالسیف کی ہے۔ جب اس کی شرائط پائی جائیں۔ اس پر عمل کرنا فرض ہے لیکن شرائط کے بغیر اسے اختیار کرنا حرام ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی ہی حالت میں اسے حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرمایا ہے:-

"قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالےٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالےٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں اولٰئک الذین غضب اللہ علیھم ووجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے۔ کہ ان سے لڑیں۔ اگر وہ باز نہ آئیں" (نور الحق صہ)

ان سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ شرائط بیان فرما دی ہیں۔ جو اسلام نے جہاد بالسیف کے لئے رکھی ہیں۔ اور جن سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے ہر حالت میں ایسے جہاد کو حرام نہیں قرار دیا۔ بلکہ ان شرائط کی عدم موجودگی میں حرام بتایا ہے اور یہ وہ حقیقت ہے جس کا کوئی سمجھدار انسان انکار نہیں کر سکتا۔

اب رہی زکوٰۃ کی مثال "زمزم" کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص صاحب نصاب نہ ہو۔ اس کے نزدیک زکوٰۃ حرام نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح جب جہاد کی شرائط پوری نہ ہوں۔ تو اسے حرام نہیں کہا جا سکتا۔ مگر زکوٰۃ کی مثال کو یوں لینا چاہیئے۔ کہ اگر ایک ایسا شخص جو اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ اگر بیوی بچوں کے کھانے پینے کا انتظام کرنے کی بجائے زکوٰۃ کی ادائیگی کا ادعا کرے۔ تو یہ اس کے لئے حرام ہوگا۔ کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے شرائط اس میں نہیں پائے جاتے۔ اور شریعت نے بال بچوں کی پرورش کا جو فرض اس کے لئے رکھا ہے۔ اسے وہ ادا نہیں کر رہا۔ یہی حالت جہاد بالسیف کے دعویداروں کی ہے۔ وہ اس جہاد کے لئے زبانی طور پر تو بڑے بے تاب نظر آتے ہیں۔ جس کی شرائط موجود نہیں ہیں۔ اور اس وجہ سے جس کو عمل میں لانا حرام ہے۔ لیکن وہ جہاد جس کا اس وقت ادا کرنا فرض ہے۔ اور جو تبلیغ و اشاعت اسلام ہے۔ اس کا نام تک نہیں لیتے؛

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بدستور علیل ہیں۔ آج ضعف زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا آج سے امتحان شروع ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے؛

# تحریک جدید بہت بابرکت تحریک ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچہزار کے ارد گرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف میں بیان ہوئی۔ اس کے علاوہ بیسیوں رویا و کشوف و الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے۔ بعض کو رؤیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا۔ کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ اور بعض کو الہامات ہوئے۔ کہ یہ تحریک بہت مبارک ہے"



تحریک جدید کی یہ اہمیت واضح طور پر ہر مومن سے مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنا باعث فخر ہے۔ اور جو پہلے سے شامل ہیں انہیں اپنے امام کے حضور کیا ہوا عہد جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔ گزشتہ چار سال میں سے کسی نہ کسی سال کے ہر بقایا دار کو اس کے بقائے کی اطلاع کی جا چکی ہے۔ سوائے ان کے جن کے پتے نہیں ملے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت رجسٹریاں بھیجی گئی ہیں۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا بقایا ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء تک ادا کر دیں۔ اگر ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء تک ادا کرنے کی طاقت نہ ہو۔ مگر ایمان اور روحانی عالمت مجبور کرتی ہو۔ کہ تحریک جدید میں بھی شامل رہنا ہے تو ایسے احباب مزید مہلت لے لیں۔ مہلت حاصل کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور معاملہ پیش کریں۔ یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو لکھیں۔ اور ساتھ ہی اطلاع دیں۔ کہ ۳۱ مئی کے بعد فلاں ماہ میں رقم بقایا ضرور ادا ہوگی۔ اور اگر حالات بدل جانے سے ادائیگی کی توفیق نہ ہو۔ تو پھر معافی لے لیں تا گناہ نہ ہو۔

گزشتہ چار سال میں سے جس سال کا بقایا ہو۔ اس کے متعلق مندرجہ بالا ہر سہ باتوں میں سے کسی ایک پر عمل کریں۔ ورنہ ۳۱ مئی کے بعد رجسٹری کا جواب نہ دینے والے ادا نہ کرنے والے۔ مزید مہلت نہ حاصل کرنے والے یا معافی نہ لینے والے اصحاب کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کر کے درخواست کی جائیگی کہ ان کے نام تحریک جدید کی فہرست سے کاٹ دینے کی منظوری فرمائیں۔ پس احباب اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

# زراعتی کالج لائل پور میں داخلہ کے لئے اعلان

چونکہ عنقریب میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ اس لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ احمدی طلباء جو امتحان میں فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں سائنس سے کر پاس ہوئے ہوں۔ اور اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہتے ہوں وہ بہت جلد پرنسپل صاحب زراعتی کالج سے فارم داخلہ منگوالیں۔ اور پر کر کے ڈپٹی کمشنر ضلع سے تصدیق کرا کر بھجوا دیں۔ زراعت پیشہ طلباء کو ترجیح دی جاتی ہے۔ داخلہ کے وقت Interview ہوتا ہے۔ اس لئے داخلہ کے وقت جس کی تاریخ فارم داخلہ پر لکھی ہوگی۔ طلباء کا کالج مذکور کے ہال میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

فہیم اور ہونہار طلباء کے لئے بہت سی سہولتیں ہیں۔ مثلاً تقریباً ہر سال کے ہر سالانہ امتحان پر ۱۵ اول رہنے والے طلباء کو تقریباً ۱۵ روپے ماہوار کے وظائف دیئے جاتے ہیں۔ فارم داخلہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر معہ پراسپکٹس کالج مذکور کے پرنسپل صاحب سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ خاکسار قاضی عبدالرشید ارشد

# کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت ملنا ممتنع ہے؟

قرآن مجید نے سچائی کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس کا مقابلہ کرنے والے بے بنیاد اعتراض کیا کرتے ہیں فرمایا۔ حجتهم داحضة عند ربهم۔ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں غیر مبائعین کی بھی یہی حالت ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقیدہ امکان نبوت غیر تشریعی پر حسب ذیل الفاظ میں اعتراض کیا ہے:

"اجرائے نبوت کے باطل عقیدہ کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ اس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کے فیضان سے نبوت مل جاتی ہے۔ یہ بھی ان کی سراسر غلطی اور نادانی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام کو آپ کے ساتھ تخت پر بٹھا دینا اس سے آپ کی کوئی عظمت ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ بات تو عظمت کے خلاف ہے۔ ذرا سوچنے والی بات ہے۔ کہ غلام کو اگر آقا کے برابر بٹھا دیا جائے۔ تو اس سے آقا کی عظمت ظاہر ہوا کرتی ہے۔ اب تک تو صرف ایک مطاع تھا۔ یعنی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ لیکن اب انہوں نے حضرت مسیح موعود کو نبی بنا کر دو مطاع بنا دیئے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو اجرائے نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے ایک کی بجائے رفتہ رفتہ سینکڑوں مطاع بن جائیں گے۔"

(پیغام صلح ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۰ء)

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر زد

جناب مولوی صاحب نے نہایت سادگی سے فرما دیا ہے۔ کہ یہ "سراسر غلطی اور نادانی" ہے۔ کہ کہا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے نبوت مل سکتی ہے۔ اور اس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب کو خوب معلوم ہے۔ کہ قریباً قریباً یہی الفاظ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تحریر فرمائے ہیں۔ حضور ارقام فرماتے ہیں:-

۱۔ "اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

۲۔ "وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

۳۔ "درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں۔ وہ سب بند ہو گئیں۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۱۱)

۴۔ "ان دونوں ناموں (امتی اور نبی) کے سننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور میں شکر کرتا ہوں۔ کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی۔ اور اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے۔ کہ تم تو عیسےٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو۔ مگر ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۱)

۵۔ "یاد رہے۔ کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں [illegible] ہیں۔ میرا ایسا دعوےٰ نہیں [illegible] خدا تعالےٰ کی مصلحت [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

مجھے یقین ہے۔ کہ ان اور ایسے ہی دیگر بیسیوں حوالجات کو پڑھنے کے بعد جناب مولوی صاحب اور ان کے انصاف پسند ساتھی یہ کہنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ مولوی صاحب کے فقرہ "سراسر غلطی اور نادانی" کی زد دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پڑتی ہے کیونکہ حضور کے مندرجہ بالا اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضور کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے نبوت غیر تشریعی مل سکتی ہے۔ اور اس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

## "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کی تشریح

جناب مولوی صاحب اگر غور سے کام لیں۔ تو مندرجہ بالا حوالجات ہی کافی ہیں۔ لیکن میں ان کی مزید تسلی کے لئے خود ان کے اخبار "پیغام صلح" کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کے زیر عنوان لکھا:- "یہ ایک سچا اور پُراز صداقت قول ہے جو یہی نہیں۔ کہ اس کا بولنا راستبازوں اور صادقوں کے مونہہ کو ہی زیب دیتا ہے بلکہ ایک اولوالعزم رسول اور نبی کے اپنے سچے ایمان کا نچوڑ بھی یہی فقرہ ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مندرجہ بالا ہیڈنگ خداوند عالم ہاں ہاں رب العرش العظیم کے مونہہ بولے کلمات طیبات بھی ہیں۔ یا یوں کہہ لو۔ کہ آیت خاتم النبیین کو ایک دوسرے پیرایہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اور خاتم النبیین کو عام فہم کر کے نبیوں کا سردار کہہ دیا گیا ہے۔" (۱۳ اگست سنہ ۱۹۳۶ء)

گویا [illegible] ایک اولوالعزم رسول اور نبی" سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہیں ہمارے غیر مبائع دوست آج ادنےٰ سے ادنےٰ صحابی سے بھی کمتر قرار دے رہے ہیں۔ اس اقتباس میں وحی الٰہی "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کو خاتم النبیین کی عام فہم الہامی تفسیر قرار دیا گیا ہے۔ گویا نبیوں کے تابع فرمان محمدی ہونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کیونکہ شہنشاہ کے ماتحت متعدد بادشاہ ہونے ضروری ہیں اگر یہ "سراسر غلطی اور نادانی" ہے۔ تو جناب مولوی صاحب فرمائیں۔ کہ ان پر اس عقیدہ کا "سراسر غلطی اور نادانی" ہونا کب ظاہر ہوا؟ سنہ ۱۹۳۶ء سے پہلے یا بعد؟ پھر اگر یہ "سراسر غلطی اور نادانی" ہے۔ تو اس کو چھوڑنے سے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔ کیا غیر مبائعین جناب مولوی صاحب کے تازہ اجتہاد کی خاطر یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

## غلام اور آقا کا تخت

جناب مولوی صاحب نے فرمایا ہے "ذرا سوچنے والی بات ہے کہ غلام کو آقا کے برابر بٹھا دیا جائے۔ تو اس سے آقا کی عظمت ظاہر ہوا کرتی ہے؟" بے شک یہ "ذرا سوچنے والی بات" ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ غلام کو آقا کے برابر کس نے بٹھایا؟ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تابع نبی قرار دینے سے یہ لازم آتا ہے کہ غلام کو آقا کے برابر بٹھا دیا گیا ہے۔ تو مولوی صاحب ہی فرمائیں۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو نبی ماننے سے تو یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر بیٹھنے والے ماننے نہیں پڑتے؟ اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی نبوت مانتے وقت جناب مولوی صاحب کو "سوچنے والی بات" کا خیال نہیں آتا۔

تو نہ معلوم صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ماننے وقت وہ "اس ذرا سوچنے والی بات" کی الجھن میں کیوں پڑ جاتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فنا فی الرسول کے مقام کے بعد محض حضور کے درجہ کو کم کرنے کے لئے مولوی صاحب کا یہ بات پیش کرنا اور اس بناء پر آپ کی نبوت سے انکار کر دینا ہرگز معقول امر نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو کچھ ملا ہے۔ وہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور غلامی کے باعث ملا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اب ان دونوں کو تفریق کرنا محض عدم معرفت کا نتیجہ ہے۔ چہ جائیکہ اس کو حضور کی نبوت کی نفی کے لئے بطور دلیل پیش کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

وانزل اللّٰہ علیّ فیض ھذا الرسول فاتمہ واکملہ وجذب الیّ لطفہ وجودہ حتی صار وجودی وجودہ فمن دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ سیدی خیر المرسلین وھذا ھو معنی و اٰخرین منھم کما لا یخفی علی المتدبرین ومن فرق بینی وبین محمد المصطفیٰ فما عرفنی وما رأٰی

ترجمہ "اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا۔ اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔ اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

## حضرت مسیح موعودؑ کو مطاع ماننا ضروری ہے

مولوی محمد علی صاحب نے اجرائے نبوت کے عقیدہ کے "بطلان" کی سب سے زبردست دلیل یہ دی ہے۔ کہ اس سے رفتہ رفتہ سینکڑوں مطاع بن جائیں گے۔ اور اب بھی "قادیانیوں" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی بنا کر دو مطاع بنا دیئے ہیں۔ حالانکہ اب تک تو صرف ایک مطاع تھا۔ مگر کیا مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد معلوم نہیں۔ کہ

(۱) "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷)

(۲) "پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے۔ اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے۔ اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

پس اگر مولوی محمد علی صاحب اس لئے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہیں کہ انہیں حضور کو مطاع ماننا پڑتا ہے۔ تو ان ارشادات کی روشنی میں یا تو مولوی صاحب کی اس دلیل کو غلط سمجھنا چاہیئے یا پھر حضور علیہ السلام کی سچائی سے منکر ہونا پڑے گا۔

## سینکڑوں ہزاروں مطاع

پھر مولوی صاحب نے نہ معلوم یہ کیونکر کہہ دیا۔ کہ "اب تک تو صرف ایک مطاع تھا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء ع۹) فرمایا ہے۔ اس سے اللہ کا مطاع ہونا الرسول کا مطاع اور اولی الامر کا مطاع ہونا اظہر من الشمس ہے۔ دوسری آیت قرآنی وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ سے ہر رسول کا مطاع ہونا لازم آتا ہے۔ اس لئے نہ صرف تین بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی مطاع ماننے پڑیں گے اور اولی الامر میں بھی متعدد مطاع ہر زمانہ میں ہوتے ہیں پس یہ کہنا کہ "اب تک تو صرف ایک مطاع تھا" محض مغالطہ ہے۔

## حقیقی مطاع صرف اللہ ہے

ہاں اگر آپ یہ کہیں کہ میری مراد حقیقی مطاع سے ہے تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حقیقی مطاع صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مطاع مطلق صرف اسی کی ذات ہے۔ نبی بلکہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کی نسبت سے مطیع اور اطاعت گزار ہیں۔ اسی کی طرح آیت فتکلمہ الی اللّٰہ میں اشارہ ہے اور مولوی محمد علی صاحب خود لکھ چکے ہیں کہ "کفر یا انکار حقیقی تو یہی ہے کہ کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اس کو نہ مانا جائے۔ خود نبی کا انکار یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ اس کی بات کو مانا نہیں یعنی جو حکم اس نے خدا کی طرف سے پہنچایا اسے قبول نہیں کیا۔"

(رسالہ رد تکفیر اہل قبلہ ص۲۹)

سو اگر آپ کی مراد مطاع حقیقی سے ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا آپ کا اعتراض باطل ہے۔ اور اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطاع ماننے کے باوجود آئندہ کسی غیر تشریعی نبی کی اطاعت کیونکر کر سکتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح بنو اسرائیل باوجودیکہ حضرت موسےٰ اور ان کی تورات ان کے لئے مطاع تھی۔ بعد کے آنے والے نبیوں کی اطاعت کیا کرتے تھے۔ جس طرح وہ ایک ہی وقت میں حضرت موسےٰ اور ہارون علیہما السلام کو مطاع مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا میں ان نبیوں کا جو تابع تورات تھے ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ میں آنیوالے غیر تشریعی نبی مطاع مانے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع۔ اس میں استبعاد کونسا ہے بلکہ اس جگہ تو ظلی نبوت کے باعث وہ سب نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو گئے لہٰذا مقابلہ کا سوال ہی باطل ہے۔ الغرض جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ اعتراض نہایت ہی کمزور اور غلط ہے

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مذاہب غیر کی جدوجہد

## ہندوستان میں بائیبل کی اشاعت

مشہور انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے ایک قریبی اشاعت میں بعض کوائف شائع کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جو عیسائی ادارے بائیبل کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ ان سے برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی ناگپور خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ سوسائٹی ہر سال بائیبل کے ۵۰ ہزار نسخے ہندی زبان میں اور اسی ہزار بنگالی زبان میں شائع کرتی ہے۔ یہ سوسائٹی ۱۸۱۱ء سے ہندوستان میں کام کر رہی ہے۔ اور ہر سال بائیبل کے دو لاکھ ۴ ہزار نسخے شائع کرتی ہے۔ جو ہندوستان کی ۵۴ اور بیرونی ممالک کی ۲۶ زبانوں میں ہوتے ہیں۔ اس کی طرف سے کلکتہ ڈھاکہ اور پٹنہ کی یونیورسٹیوں سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء کو بائیبل کے ہزاروں نسخے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ بائیبل کے تراجم دنیا کی سوا سات سو زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اور تعداد اشاعت اربوں تک پہنچ چکی ہے۔ عیسائیوں کی یہ سرگرمیاں مسلمانوں کے لئے بے حد سبق آموز ہیں۔



## تجویز اتحاد اور عیسائی

ہندوستان میں آئے دن جو فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ اور آپس میں جو تنفر اور عناد پایا جاتا ہے۔ تمام معاملہ فہم اور اہل الرائے اصحاب کا خیال ہے کہ اس کی وجہ ایک دوسرے کے مذہب اور بزرگانِ مذہب کے متعلق مناسب عزت و احترام کا نہ ہونا ہے۔ چونکہ ہندوستان کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے اس سے بہتر کوئی تجویز نہیں

جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ پیش فرما چکے ہیں۔ کہ ایک مقررہ دن تمام ہندوستان میں ایسے مشترکہ جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں مختلف مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ یہ تحریک مقبول عام ہو رہی ہے۔ مگر مسیحی رسالہ المائدہ نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے ان عیسائیوں کی مذمت کی ہے۔ جو پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر راجہ رام موہن رائے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور بابا نانک کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اس سے عیسائیوں کو باز رکھنے کے لئے لکھا ہے۔ کہ المائدہ میں ہر ماہ اس بات کا ذکر ہوتا ہے۔ کہ مرزائی قادیانی مسیحیوں کے بڑے دشمن ہیں۔ اور ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہتی ہے۔ کہ مسیحیوں کی تعلیم کو غلط ثابت کیا جائے۔ ہر مذہب کے بانی اور بزرگوں کو بہ نظر عزت و احترام دیکھنے سے نہ معلوم مسیحیوں کی تعلیم کیونکر غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اس میں مسیحیوں سے دشمنی کی کونسی بات ہے۔

## بھیلوں میں آریہ سماج کا کام

پہلے کئی بار بتایا جا چکا ہے۔ کہ سنٹرل انڈیا اور یو۔پی وغیرہ میں جن بھیلوں کو عیسائی بنایا گیا تھا۔ ان کو ہندو دھرم میں واپس لانے کے لئے آریہ سماج نے بڑے زور شور سے کام شروع کر رکھا ہے۔ دیانند سالویشن مشن کے دفتر سے شائع شدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یکم جنوری لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء تک چار سو کے قریب بھیل شدھ کر لئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مشن کی کوششوں سے اس چار ماہ کے عرصہ میں ۱۰۰۰ غیر ہندو ہندو دھرم میں شامل کئے گئے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست جھابوآ میں ایک گاؤں سملیار عیسائیوں کا خاص مرکز تھا۔ ہر سال دور دراز مقامات سے بڑے بڑے پادری یہاں آ کر تبلیغ کرتے تھے دیانند سالویشن مشن کے صرف دو اپدیشک اس تمام گاؤں کو شدھ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ عیسائی پادریوں کے ساتھ اب یہاں آریہ سماجیوں کا خوب مقابلہ ہوگا۔



## حیدر آباد ستیہ آگرہ اور آریہ سماج

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی حیدرآبادی ستیہ آگرہ کی مکمل تاریخ شائع کرنے والی ہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے بعض اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک میں آریہ سماج نے دس لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے سارودیشک سبھا اور ستیہ آگرہ سمتی شولا پور کے ذریعہ کل خرچ ۱۶۰۵۰۵ روپے ہوا۔ اور ۲۸۸۰۸۶ روپے۔ گویا ۱۲۷۵۸۱ روپیہ کی بچت ہوئی۔ اس تحریک میں پنجاب سے ۳۱۵۷ والنیٹر۔ یو۔پی سے ۲۰۸۵۔ بہار سے ۱۳۴۴۔ بنگال سے ۴۰۲۔ سی۔پی و برار سے ۵۷۵۔ بمبئی سے ۱۸۴۲۔ سندھ سے ۱۹۴۔ مدراس سے ۶۶۔ برما سے ۵۴۔ آسام سے ۷۔ اور حیدرآباد سے ۲۲۴۹ نے حصہ لیا۔ کل ستیہ آگرہیوں کی تعداد ۱۰۵۲۹ تھی۔ جمع شدہ رقم میں سے جو بچی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے متعلقین کو امداد دی جا رہی ہے۔ جو اس تحریک میں حصہ لیتے ہوئے مارے گئے۔

اس جھگڑے سے پہلے ریاست نے ایک مقامی ہندو پنڈت نریندر سنا تور کو نظر بند کر رکھا تھا۔ اور آریہ سماج کے ساتھ صلح کے بعد اسے آزاد کر دیا گیا۔ معاصر پرکاش لاہور نے لکھا ہے۔ کہ یہ صاحب اب ریاست میں آریہ نوجوانوں کی تنظیم کا کام بہت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ انہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ حیدرآباد کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر آریہ نوجوانوں نے اپنی ایک علیحدہ کانفرنس منعقد

# صوفی محمد اسمٰعیل صاحب و محمد صالح صاحب کے متعلق

## امور عامہ کا اعلان

صوفی محمد اسمٰعیل صاحب نے (جو اپنے نام کے ساتھ اب خواجہ کا لفظ لکھنے لگے ہیں) چند سال ہوئے ایک کمپنی احمدیہ سپلائی سٹور کے نام سے قادیان میں جاری کی۔ لیکن آخر میں اس کا دیوالہ نکالا دیا گیا۔ اور اس طرح متعدد حصہ داران اور کمپنی سے لین دین کرنے والے لوگوں کی طرف سے صوفی صاحب کے خلاف شکایات موصول ہوئیں۔ اور اب تک ہو رہی ہیں۔ احمدیہ سپلائی سٹور کمپنی کے لیکوڈیشن میں آ جانے کے بعد صوفی صاحب نے ایک خفیہ کمپنی بنام بونس کارپوریشن بنائی۔ اور ملازمت کے خواہشمند لوگوں سے بعض مالی شرائط پر درخواستیں طلب کیں۔ اور منی آرڈر اور درخواستیں دوسرے شخص کے نام پر منگواتے رہے۔ اور خط و کتابت بھی دوسرے شخص کے نام سے کرتے رہے۔ لیکن شکایات کی تحقیقات کرنے پر نظارت اس نتیجہ پر پہونچی۔ کہ بونس کارپوریشن کا قیام محض حصول زر کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔

عرصہ ایک سال سے صوفی صاحب کی بدمعاملگی، نادہندگی۔ اور کوئی معاش پیدا کرنے کی صورت نہ کرنے کی متعدد شکایات نظارت ہذا میں موصول ہوئیں۔ تحقیقات سے صوفی صاحب کے ذمہ مطالبات درست ثابت ہوئے۔ صوفی صاحب نے ان مطالبات کے متعلق تحریری وعدے ادائیگی کے لئے۔ نظارت کو دیئے۔ لیکن آج کی تاریخ تک مطالبہ کرنے والے دوستوں کی رقوم میں سے قریباً کچھ بھی وصول نہ ہوا چنانچہ اس وقت ان کے ذمہ موٹی موٹی رقوم مندرجہ ذیل دوستوں کی ہیں۔

مرزا نذیر علی صاحب مالک سپورٹس قادیان۔ ۱۲۵/۱۵/۱

سردار سنتا سنگھ صاحب سفید پوش چھینٹے وڈ ۲۱۴/-/-

سردار بھگت سنگھ صاحب ساکن سلاح پور ۹/۲/۶

خواجہ محمد امین صاحب دکاندار قادیان ۱۵/۵/۶

صوفی صاحب کو نظارت کی طرف سے مختلف پیرایوں میں اور مختلف موقعوں پر سمجھایا گیا۔ کہ بیکار رہنے کی عادت اچھی نہیں۔ لیکن ان پر کوئی نصیحت کارگر نہ ہوئی۔ چنانچہ ان کی اہلیہ کی طرف سے ۲۹/۹/۳۹ کی تحریر موجود ہے۔ کہ مجھے خرچ کی بہت سخت تنگی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کے اخراجات پریشان کرتے رہتے ہیں۔ کوئی معین صورت گذارہ کی نہیں صوفی صاحب عرصہ دراز سے بیکار ہیں۔ چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین یا نظارت کی طرف سے انہیں کوئی روزگار کرنے کے لئے کہا جائے اگر ایسا ہو جائے۔ تو یہ میری صحیح امداد ہوگی۔

صوفی صاحب کا معاملہ ۲۹/۱۱/۳۹ کو تفصیلی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض ہدایات پیش کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ صوفی صاحب کو کہا جائے کہ وہ کوئی کام کریں۔ ورنہ اعلان کر دیا جائے کہ کوئی شخص ان سے لین دین نہ کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ صوفی صاحب نے کوئی عملی قدم حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں بھی نہ اٹھایا۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے بغیر اجازت و منظوری نظارت متعلقہ ایک اور انجمن اتحاد عاملین کے نام سے قائم کی۔ جس کے ممبروں کے نام خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ اور باوجود اس امر کے کہ صوفی صاحب کی رہائش عرصہ دراز سے قادیان میں ہے۔ لوگوں پر انجمن اتحاد عاملین کا پتہ ایک غیر معروف گاؤں دتیال۔ ڈاکخانہ سموال بمابستہ جہلم ظاہر کرتے رہے جس سے سلسلہ اور جماعت کو اخلاقی اور دینی اور مالی نقصانات پہونچنے لازمی تھے۔ چونکہ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ اس انجمن کا وجود جماعت میں زیادہ فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے صوفی صاحب کو اس انجمن کے توڑنے کی ہدایت کی گئی۔ مگر وہ اور ان کے سیکرٹری محمد صالح صاحب اس غلطی کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد کے قائم رکھنے پر اصرار کیا جس کی وجہ سے صوفی صاحب اور ان کے سیکرٹری کے متعلق نظارت کی طرف سے مقاطعہ کا اعلان کرنا پڑا

جو مقامی طور پر قادیان میں مورخہ ۲؍۵؍۱۹ ہش مطابق ۲؍۵؍۱۹۴۰ء کو کیا گیا۔ اور اب جبکہ انہوں نے بجائے اپنی اصلاح کرنے کے جماعت میں تفرقہ اور فتنہ پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ بیرونی احباب کی اطلاع کے لئے اخبار میں اعلان شائع کیا جاتا ہے

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ صوفی محمد اسماعیل صاحب جہلمی اور ان کے سکرٹری محمد صالح صاحب اپنی غلطی پر مصر رہیں۔ اور باوجود اس امر کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فتویٰ دیا ہے۔ کہ محلہ کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اور گھر میں اس کے بالمقابل کسی جگہ کو مسجد قرار دے کر اس میں باجماعت نماز پڑھنے پر اصرار ایک شرعی جرم ہے۔ اور باوجود سمجھانے اور موقعہ دینے کے انہوں نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ نظارت سے اپنی خط وکتابت میں ضد اور مقابلہ کی صورت اختیار کی ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فی الحال ہر دو سے مقاطعہ کیا جائے۔ اور اگر انہوں نے معافی نہ مانگی تو اخراج کیا جائے گا۔ نیز اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ مجلس اتحاد عالمین بغیر منظوری نظارت متعلقہ ان لوگوں کی طرف سے قائم کی گئی ہے۔ اس لئے یہ غیر مشروع ہے۔ احباب اس انجمن اور اس کے کارکنان کے ساتھ کوئی سروکار اور تعلقات نہ رکھیں۔ احمدی احباب میں سے جو مجلس اتحاد عالمین کے ممبر بنے ہیں وہ نظارت امور عامہ میں فوراً اطلاع دیدیں اور اس سے اپنی علیحدگی اور برأت کا اظہار کریں۔ ان سے کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا جائیگا۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ پہلے تو لوگوں کو انجمن مجوزہ بالا کی اس حالت کا علم نہ تھا۔ مگر اب جبکہ اعلان کیا جا رہا ہے اس کے بعد اگر کسی احمدی نے جو ان سے تعلق رکھتا تھا اطلاع نہ دی اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ اس کے ان کے ساتھ جو تعلقات تھے یا ہیں۔ تو اس کو اخراج از جماعت کی سزا دی جائیگی۔ ۱۱؍۵؍۱۹ہش ناظر امور عامہ قادیان۔

# خدام الاحمدیہ کی سہ ماہی کارگذاری کی رپورٹ

## از یکم صلح تا ۳۱؍ امان ۱۳۱۹ہش

### شعبہ خدمت خلق

**مقامی مجالس:-** قادیان کی جملہ مجالس میں خدمت خلق کے ضمن میں کام ہوتا رہا۔ بیماروں کی تیمارداری۔ ناداروں کی امداد۔ بیوگان کے لئے سودا سلف لانے۔ اور سگریٹ نوشی کی روک تھام میں خدام نے حتی الوسع حصہ لیا۔ دارالفضل میں ۵۰ مریضوں کے لئے طبی امداد مہیا کی گئی۔ اسی طرح دیگر محلہ جات میں انجکشن اور تجہیز و تکفین میں خدام نے حصہ لیا۔ اور حاجتمندوں کی نقدی سے امداد کی۔

**ضلع گورداسپور:-** بہل چک میں خدام ٹولیوں میں پانی ڈالتے رہے تلونڈی جھنگلاں اور ٹھیکری والہ میں مسافروں کو آسائش اور راہ دکھانے کا موقعہ ملتا رہا۔ ٹھیکری والہ میں خدام نے ایک موقعہ پر تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔

**بیرونی مجالس:-** بیرونی مجالس میں سے مندرجہ ذیل نے مختلف طریقوں سے مسافروں کو کھانا کھلانے یا سامان اٹھانے کے ذریعہ خدمت کی۔ مختلف ذرائع سے غرباء کی امداد کی۔ اور بیماروں کی تیمارداری اور طبی امداد کے مہیا کرنے میں کوشش کرتے رہے۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ بھیرہ۔ سیالکوٹ شہر و چھاؤنی بھاگو کھٹی۔ جہلم۔ مونگ ضلع گجرات۔ لاہور۔ چک ۹۹ شمالی۔ سید والہ ضلع شیخوپورہ۔ لائل پور۔ ملتان۔ لودھراں نارنگ گرٹھ۔ انبالہ شہر۔ خانقاہ۔ دنیاپور ضلع ملتان۔ کالا باغ۔ لدھیانہ نصرت آباد سندھ۔ نواب شاہ سندھ ناصر آباد سندھ۔ پاکل اڑیسہ۔ مونگیر یادگیر دکن۔ کلکتہ۔ برہمن بڑیہ محمود آباد۔

ضلع جہلم اس کے علاوہ گنج مغل پورہ میں خدام نے ایک میت کے لئے صندوق بنوایا۔ اور نعش قادیان پہنچائی۔

کریم پور ضلع جالندھر میں فریقین کے درمیان ایک موقعہ پر صلح کرائی گئی۔

کاٹھ گڑھ میں ایک تالاب کے لئے ۹۰ روپے چندہ جمع کیا گیا۔ ایک دفعہ تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔

تڑہوں ہیڈ ضلع جھنگ میں نہر کی سڑک پر سے ایک سوت کا بوجھل بنڈل اٹھوا کر پولیس کے ذریعہ مالک کو پہنچایا۔

دہلی اور شملہ میں زلزلہ زدگان کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ شملہ کی مجلس نے عید کے موقعہ پر غرباء کو کھانا کھلایا

کمال ڈیرہ سندھ میں وضو کے لئے پانی رکھا جاتا رہا۔

نیروبی میں تعمیر مسجد کے لئے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں سے چندہ جمع کیا گیا۔

لدھیانہ۔ کنری سندھ۔ آگرہ۔ جمشید پور میں لوگوں کی نقدی سے امداد کی گئی۔

نصرت آباد سندھ میں ڈاکٹر کو بلا کر ۵۰۰ نفوس کو ٹیکہ کروایا گیا۔

کنری سندھ لائن ٹوٹ جانے کی وجہ سے مسافروں کی اسباب اٹھانے میں خدام نے مدد کی۔

نواب شاہ سندھ میں ملکہ کی ضرورت کو چندہ جمع کر کے پورا کیا گیا۔

کیرنگ میں خدام نے بعض لوگوں کی وفات پر تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔ ایک اچھوت کی وفات پر اس کے لئے کفن خریدا۔ اس جگہ ۴ طلباء کی تعلیم کا انتظام ہر گھر سے چاول وغیرہ وصول کر کے کیا جا رہا ہے۔

یادگیر دکن میں ایک قریب المرگ مریض کو انجکشن کرا دیئے گئے۔ جس کی فیس ایک ممبر نے ادا کی۔ برہمن بڑیہ میں میتوں کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

مونگیر میں خدام نے تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔

### شعبہ تربیت و اصلاح

قادیان کی قریباً تمام مجالس میں حقہ نوشی کے انسداد کی کوشش جاری رہی اور نماز کی تلقین کی جاتی رہی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ اور دارالرحمت میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ دارالبرکات۔ دارالفضل دارالفتوح۔ قادر آباد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے دوستوں کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ دارالفضل اور دارالرحمت میں لوگوں کو نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔

**ضلع گورداسپور** رونجواں۔ کھارا اور ٹھیکری والہ میں تعلیم جاری رہی۔ کلو سوہل میں تلقین نماز کے علاوہ گالی گلوچ سے بھی منع کیا جاتا رہا۔

**بیرونی مجالس:** بیشتر مجالس میں تلقین پابندی صلوٰۃ جاری رہی مندرجہ ذیل مجالس میں تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے۔ گنج مغل پورہ گوجرانوالہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ لودھراں ضلع ملتان وگریام۔ کاٹھ گڑھ۔ مردان۔ شملہ۔ دہلی۔ نیروبی۔ افریقہ سکندر آباد دکن۔ برہمن بڑیہ میں مجلس کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی مجلس کی دو سالہ مطبوعہ رپورٹ سنائی گئی۔

مندرجہ ذیل مجالس میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ مدرسہ چٹھہ۔ شاہدرہ۔ دنیاپور ضلع ملتان۔ مردان۔ دہلی۔ آگرہ۔ حیدرآباد یادگیر دکن۔ کلکتہ۔ محمود آباد ضلع جہلم لائل پور۔ کیرنگ میں جماعت کے اختلافات کو دور کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا۔ نیروبی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے مختلف مضامین ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کئے گئے۔ لدھیانہ میں سلسلہ کے مسائل سے واقفیت کرائی گئی۔ اور مطالعہ کا انتظام کیا گیا۔ ناسنور میں نماز تہجد کا التزام

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن** ۱۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس کی فوجیں ہالینڈ کے جزائر غرب الہند میں داخل ہو گئی ہیں۔ تا نازی ایجنٹ کوئی شرارت نہ کر سکیں۔ ان جزائر میں تیل کے ذخائر پر بھی کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ جزائر شرق الہند میں کئی ڈچ باشندوں کو ڈچ گورنمنٹ کے خلاف جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کر کے جرمنوں کے ساتھ نظر بند کر دیا گیا ہے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور جرمن باشندوں کی جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں۔ گورنر جنرل ڈچ ایسٹ انڈیز نے اتحادیوں کی امداد کا شکریہ ادا کیا ہے

**ہیگ** ۱۲ مئی۔ اس شہر پر بڑے جرمنوں نے بخارت کر دی۔ اور کل فوجی دستوں کی صورت میں پیش قدمی شروع کر دی۔ ڈچ سپاہیوں نے مزاحمت کی تو انہیں پسپا کر کے آگے بڑھ گئے۔ اور مکانوں کے سامنے جنگلے بنا کر مورچے قائم کر لئے۔ آخر مسلح کاروں نے آ کر ان پر قابو پایا۔ چالیس جرمنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے

**پیرس** ۱۲ مئی۔ بلجیم کی فوجیں باقاعدگی کے ساتھ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جرمن ماسٹرچ پر قبضہ کرنے کے بعد نہر البرٹ کو پار کر چکے ہیں۔ ہالینڈ میں بھی جرمنوں نے سرحد سے ۳۰ میل اندر واقع ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

**برسلز** ۱۲ مئی۔ آج بلجین فوجوں نے ۲۵ جرمن طیاروں کو نیچے گرا لیا۔

**پیرس** ۱۳ مئی۔ آج فرنچ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہالینڈ اور بلجیم میں جرمنوں نے نہایت بے دردی سے ہوائی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ نہر البرٹ سے شمال مشرقی علاقہ پر وہ بہت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ دریائے لوخزاش اور نہر البرٹ کے درمیانی علاقہ پر وہ اس وقت چھائے ہوئے ہیں۔ لکسمبرگ کی سرحد پر شدید گولہ باری ہو رہی ہے۔ کل شام اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمن دستوں پر بہت سے بم برسائے اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ پانچ جرمن ہوائی جہازوں کو گرا لیا گیا۔ بلجیم میں جرمن فوجیں ماسٹرچ سے ۲۵ میل جنوب کی طرف بڑھ چکی ہیں۔ ہالینڈ میں آج بھی بہت سے جرمن پیراشوٹ کے ذریعہ اتارے گئے۔ ڈچ افسر انہیں پکڑنے کی کوشش میں ہیں۔ آج صبح ایمسٹرڈم اور برسلز پر جرمن طیاروں نے بم برسائے پیرس میں دو بار ہوائی حملہ کے خطرہ کا اعلان کیا گیا۔

**لنڈن** ۱۳ مئی۔ ہالینڈ کی شہزادی اپنی دو بچیوں سمیت یہاں پہنچ گئی ہیں۔ تا محفوظ رہ سکیں۔

**شملہ** ۱۳ مئی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ ہالینڈ اور بلجیم پر حملہ کر کے جرمنی نے اپنی جان کی بازی لگا دی ہے۔ اب وہ اندھا دھند لڑائی کرے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کسی اور غیر جانبدار ملک پر حملہ کر دے اور یہ بھی کہ برطانیہ پر ہلہ بول دے بلجیم اور ہالینڈ کی فوجیں جرمن پیشقدمی کو روکنے کے لئے پورا زور لگائیں گی مگر پھر بھی وہ تھوڑا بہت ضرور آگے بڑھ جائیں گے۔ اتحادی فوجیں بھی ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہیں۔

**دہلی** ۱۳ مئی۔ آج ہندوستان کے تین لیڈروں نے اہل ملک سے اپیل کی ہے۔ مسٹر چمن لال سیتلواڈ نے کہا ہے کہ ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ باہمی اختلافات بالائے طاق رکھ کر اتحادیوں کی مدد کریں۔ خالصہ نیشنلسٹ پارٹی کے سیکرٹری سردار بہادر اجل سنگھ نے کہا ہے کہ پچھلے زمانوں میں سکھوں نے آزادی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اور اب بھی وہ ایسا ہی کریں گے۔ کونسل آف سٹیٹ کے ممبر سر حسام الدین نے کہا ہے کہ ہندوستانیوں کو چاہیئے اپنے اندرونی جھگڑوں کو چھوڑ کر اس جنگ میں برطانیہ کو پوری پوری مدد پہنچائیں۔

**پیرس** ۱۳ مئی۔ ہنگری کی فوجیں یوگوسلاویہ رومانیہ اور بلغاریہ کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ تین روز قبل ہنگرین فوج صرف ½ ۱ لاکھ تھی۔ مگر اب ½ ۳ لاکھ ہے

بلجیم میں جرمن فوجوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ کل رات بھر تمام مورچوں پر دشمن سے جھڑپیں ہوتی رہیں آج صبح جرمن موٹر سائیکل سواروں نے کئی شدید حملے کئے۔ لکسمبرگ کی سرحد پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔

**لنڈن** ۱۳ مئی۔ رائل ایر فورس کے جہاز ہالینڈ میں دشمن کا ناطقہ بند کر رہے ہیں کل رات انہوں نے راستہ سے ہالینڈ جانے والے جرمن دستوں پر خوب بمباری کی۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔ مغربی بلجیم سے گذرنے والے جرمن دستوں کو بھی بہت نقصان پہنچایا اور سب کے سب سلامتی سے واپس آ گئے

**پیرس** ۱۳ مئی۔ کل فرانس کے ڈیفنس منسٹر بلجیم کے اس علاقہ میں گئے جہاں لڑائی ہو رہی ہے۔ انہوں نے شاہ لیوپولڈ سے بھی ملاقات کی۔ اور فرانسیسی فوجوں کو بھی دیکھا۔ بلجیم میں جرمنوں کو آگے بڑھنے میں دقت پیش آ رہی ہے

**لنڈن** ۱۳ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کئی بار جرمن دستوں سے برطانوی دستوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ اور ہر بار جرمنوں کو پسپا کر دیا گیا۔ جرمن فوجوں کا بڑا حصہ ابھی نہر البرٹ کے اس پار ہے۔ کچھ دستے ادھر آ گئے تھے۔ بلجیم کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اس نہر کے دو پل نہیں اڑائے جا سکے تھے۔ کیونکہ جس افسر کے سپرد یہ کام تھا۔ وہ ایک بم لگنے سے مر گیا۔ جرمن بلجیم کے شہر لیج پر قبضہ کرنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ اور بار بار قلعہ سے سر پھوڑتے ہیں۔ مگر ہر بار ان کو مار کر پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ قلعہ کے سامنے جرمنوں کی بہت سی لاشیں پڑی ہیں۔

**برسلز** ۱۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکن سفیر اس شہر سے نہیں جائیگا۔ گذشتہ لڑائی میں جرمنوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ مگر امریکن سفیر آخر تک رہا اور مصیبت زدگان کی مدد کرتا رہا۔

**لنڈن** ۱۳ مئی۔ آج صبح راٹرڈیم کے پاس کچھ اور جرمن سپاہی پیراشوٹ کے ذریعہ اترے مگر سب پر قابو پا لیا گیا۔ بعض جہازوں سے بیس بیس سپاہی اترے۔ ہالینڈ میں حکم دیا گیا ہے کہ ہر شخص ہر وقت شناختی کارڈ اور پاسپورٹ ساتھ رکھے۔ گلیوں میں تین سے زیادہ اشخاص جمع نہیں ہو سکتے۔

**لنڈن** ۱۳ مئی۔ ہالینڈ اور بلجیم میں جو جرمن سپاہی پیراشوٹ سے اترتے ہیں۔ ان کے پاس نقشے جعلی کاغذات ہوتے ہیں جن میں درج ہوتا ہے۔ کہ ملک کی حفاظت کے پیش نظر ان کو پلوں اور سڑکوں کو اڑانے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان حکومتوں نے اپنے لوگوں کو ایسے جعلسازوں سے خبردار کیا ہے۔

**پیرس** ۱۳ مئی۔ فرانس میں احتیاطی تدابیر بہت زور سے کی جا رہی ہیں۔ ہزاروں غیر ملکی برطانوی کیمپوں میں نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور فرانس پر ہوائی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آج صبح جرمن بمبار طیاروں نے ایمسٹرڈم پر دو بار حملہ کر کے بہت سے بم برسائے۔ پچھلے دو روز میں ۵۰۰ جرمن جہاز گرائے جا چکے ہیں۔ اتحادیوں کے صرف ۲۵ جہازوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جرمنی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ اس نے برطانیہ کے ۸۰ ہوائی جہاز گرائے ہیں۔ مگر لنڈن میں اس خبر کو جھوٹ بتایا جاتا ہے۔

**دہلی** ۱۳ مئی۔ حکومت ہند کے محکمہ سپلائی کو گیارہ ممالک سے لڑائی کے سامان کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ جن میں خاکی قمیصوں کے لئے پانچ لاکھ گز کپڑا۔ خیمے اور ہسپتال کے بہت سے سامان کے بھی آرڈر ہیں۔

## تقرر عہدہ داران مال

(۱) جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کیلئے مولوی حسن الدین صاحب فاضل کو سکرٹری مال اور خدا بخش صاحب کو محاسب مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۲) چوہدری محمد اکرم خانصاحب مینیجر نصرت آباد (سندھ) کو صوبہ سندھ کی تمام جماعتوں کے لئے انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ مقامی جماعتیں ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۳) چونکہ بابو محمد عثمان صاحب سابق سکرٹری مال جماعت فیروز پور شہر تبدیل ہو کر کوئٹہ چلے گئے ہیں اس لئے ان کی جگہ مولوی محمد حسین صاحب کلرک قلعہ میگزین کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (۴) حکیم نعمت علی صاحب کو جماعت احمدیہ گڑھ شنکر کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵ مئی ۱۹۴۰ء سے اول۔ دوم۔ درمیانہ اور سوم درجہ کے واپسی ٹکٹ ۱½ کرایہ پر مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے جابلی سٹیشن (کالکا شملہ سیکشن) تک جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے تاریخ اجراء سے ۶ ماہ تک کار آمد ہو سکیں گے۔

لاہور، امرتسر، جالندھر شہر، لدھیانہ، سہارنپور، میرٹھ شہر، دہلی، انبالہ کینٹ، فیروز پور شہر اور پٹیالہ۔

ان واپسی ٹکٹوں کے کسی غیر استعمال شدہ حصہ پر کوئی ریفنڈ نہیں دیا جائیگا۔

**چیف کمرشل مینیجر لاہور**

## وصایا بحال کردینے کا اعلان

چونکہ حسب ذیل موصیوں نے اپنے بقائے ادا کر دیئے ہیں۔ اس لئے ان کی وصایا بحال کر دی گئی ہے۔

(۱) فضل دین صاحب موصی نمبر ۳۰۲۸ امرتسر (۲) منشی محمد اکرم صاحب پٹواری چھاؤنی لاہور (۳) مفتی عبد السلام صاحب قادیان۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

دوائی اٹھرا

## حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین

### اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوتے پچش۔ دردپسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی حملہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائداد غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب نے کار تجربوں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا بر... آج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

**المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

## اکسیر تسہیل ولادت

پچھلے دنوں ہمارے خاندان میں ضرورت پیش آئی۔ اور میں نے اسے آزمایا۔ عسر ولادت کی مشکل جو تشویش انگیز صورت اختیار کر چکی تھی۔ بفضل خدا حل ہو گئی۔ اس لئے میں سفارش کروں گا۔ کہ اہل حاجت بغیر کسی خدشہ کے اس دوائی سے فائدہ اٹھائیں۔ بہت مفید اور زود اثر تیر بہدف دوائی ہے۔ جس کے لئے ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ویپذیر قادیان قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے یہ مرکب دوائی تجویز فرمائی دو روپے آٹھ آنے میں صاحب موصوف سے منگوائیں۔

قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیان۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ... قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی